

Page 1

LESSON 157.

سورة مريم

CHAPTER 16.

93م

مکی سورت ہے وہ طویل ترین درج مقاطعات سے شروع ہوتی ہے۔ حضرت ذکریہ علیہ السلام کے ذریسے آنکھ اور اپنے پراللہ تعالیٰ کی خاص رحمت حوقاً۔ تو یہ رحمت یا ہمی؟

جواب: اُنہیٰ پر فرعون کو حوقاً نہیں۔ حضرت فُرَّیہ بنی اسرائیل کے بھی کہتے۔ جنکا بیٹہ پیر ہمی کا ہما۔ اور ان پر خاصی رحمت تو یہ نہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیٰ دعا کے نتیجے پر یہ صاف ہے میں اولاد عطاء میں۔

سوال ۲: حضرت فُرَّیہ علیہ السلام کی دعائیں ہمیں یہاں سبق ملئے ہیں اور اس عمر میں
الپنوں نے اپنے کے وارث کیوں مانگا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو بندے کی چیز کی پیکے دعا مانگنا بیند ہے اور یہ عاجزی کے ساتھ
ظاہری اسباب نہیں موجود ہوں۔ اللہ سے دعا مانگ کر مالوں میں ہوتا۔
بڑے سے یقین نے دعاء رفیٰ چاہیے۔

حضرت ذکریہ کو اپنی بنت کا وارث جائے ہما۔ وہ آنے یعقوب کی دینی
روایات کو قائم رکھنے کیلئے بھٹا اولاد مانگ رہی تھی۔ یعنی علم کا حارث
کیوں نہیں اُنہیٰ قرابت را یعنی میں سے کوئی اسماعاً میں نہیں تھا۔

سوال ۳: اللہ تعالیٰ نے اُنہیٰ دعائوں کیے قبول کیا؟

جواب: حضرت یحییٰ کو عطا فرمائی۔ جنکو دین فی سبعو بوجہ میں عطا کی جیسی
سے۔ شفقت اور پا لینے کی دی۔ اور پیر بینز گار بنایا۔ اطاعت کے ارادے
ساتھ مانگ کے ساتھ من سلوک کرنے والا رہا۔ یعنی نیت یہ نسلیاں کرنے والا
اُنہیٰ صفات کے حامل تھے حضرت یحییٰ علیہ السلام۔

اور آئیت تھا یہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر السلام کا ذکر ہے وہ شیء میں میں
پر ہوئے۔

جواب: جسے دن وہ پیرا ہوتے اور جو دن وفات پا پہنچتا ہے اور
جس دن زندہ کرے اس عقل کے جانتی گے۔